Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ

مسیح موعودؑ نمبر

ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
# ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

| نمبر ۶۴ | ۲۵ صفر ۱۳۹۴ھ ۲۰ امان ۱۳۵۳ہش ۲۰ مارچ ۱۹۷۴ء | جلد ۶۳/۲۸ |
|---|---|---|

منظوم کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ✤ دِل سے ہیں خدّام ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ✤ خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ✤ جان و دِل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دِل اب تنِ خاکی رہا ✤ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ✤ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
سخت شورے اوفتاد اندر زمیں ✤ رحم کن بر خلق اے جاں آفریں

کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا

تجھ کو سب قدرت ہے اے ربّ الوریٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ ر امان ۱۳۵۸ ہش

# اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں
# پھل لانے کے دن

تاریخ اسلام میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن وہ روزِ سعید ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے اذنِ خاص کے ماتحت امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدیوں کے زوال و اضمحلال کے بعد اسلام کو دنیا میں از سرِ نو غالب کرنے کی غرض سے اسلام کا درد رکھنے والے مخلص و فدائی احباب سے پہلی بیعت لی اور اس طرح جماعتِ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ یہ بیعتِ اولیٰ دراصل گھٹا ٹوپ تاریکی میں طلوعِ آفتاب کی ایک نویدِ جانفزا تھی اور دنیا پر اِس حقیقت کو آشکار کرنے والی تھی کہ ؎

دوستو، اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی — آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اِک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا — اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے — پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن
دیں کی نصرت کیلئے اِک آسماں پر شور ہے — اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ اشعار اگرچہ ۱۹۰۷ء کے ہیں لیکن جس عظیم الشان بشارت پر یہ مشتمل ہیں وہ فی الاصل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہی دیدی گئی تھی چنانچہ بیعتِ اولیٰ کے بعد جلد ہی آپ نے ایک دُنیا کو مخاطب کر کے اِس آسمانی بشارت سے آگاہ فرما دیا تھا کہ:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آنے اور آفتابِ اسلام کے پورے کمال کے ساتھ چڑھنے کی بشارت آپ نے ایسے وقت میں دی جبکہ ہر طرف گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی تھی اور روز افزوں زوال و اضمحلال کے نتیجہ میں رُوئے زمین کے مسلمانوں میں مایوسی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ انتہائی یاس اور قنوطیت کے اِس جانگداز عالم میں ان کی نگاہیں رہ رہ کر آسمان کی طرف اُٹھ رہی تھیں کہ خدا تعالیٰ خود اپنے کسی بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے دنیا میں مبعوث کرے اور اِس طرح اسلام اور مسلمانوں کی دستگیری فرمائے۔ انہیں اِس امر کا شدید احساس تھا کہ وہ راہِ حق پر قائم نہیں رہے ہیں اور انہوں نے دین کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے اور یہی امر ان کے زوال و اضمحلال کا اصل موجب ہے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم نے اپنے ایک خط میں اُس دَور کے علماء اور صوفیا کے اندازِ فکر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فی الاصل اُس دَور کے مسلمانوں کے اِن جذبات کی ہی ترجمانی فرمائی تھی آپ نے تحریر فرمایا تھا:۔

"ان لوگوں نے نہایت بے دردی سے قرآن اور اسلام میں ہندی اور یونانی تخیلات داخل کر دئے ہیں کاش کہ مولانا نظامی کی دُعا اس زمانہ میں مقبول ہو اور رسول اللہ صلعم پھر تشریف لائیں اور ہندی مسلمانوں پر اپنا دین بے نقاب کریں۔" (مکاتیبِ اقبال حصہ اوّل ص۴۱)

اللہ تعالیٰ نے اِس گھٹا ٹوپ تاریکی اور انتہائی مایوسی کے زمانہ میں اپنے وعدہ کے عین مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل اور نائبِ خاص حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ آپ کے آنے سے نہ صرف دین کا از سرِ نو احیاء ہوا اور ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھلا بلکہ غلبۂ اسلام کی ایک عظیم الشان آسمانی مہم کا آغاز ہوا۔ چنانچہ آپ نے مشرق و مغرب میں آباد روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے آغاز کا ان الفاظ میں اعلان فرمایا:۔

"اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب ص۳ زمانہ تصنیف ۱۸۹۹ء)

یہ دعوت دنیا کے تمام دیگر مذاہب کے نام ایک کھلا چیلنج اور ایک زندہ اور زندگی بخش مذہب کی حیثیت میں اسلام کی صداقت کی ایک ایسی محکم دلیل تھی جس کا ردّ پیش کرنے سے زندگی سے عاری تمام دیگر مذاہب عاجز تھے۔ اِس دعوت نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک پورے کرۂ ارض کو ہلا کر رکھ دیا۔ یہ دعوت اُس وقت سے دنیا میں پھیلتی اور عام ہوتی چلی جا رہی ہے حتّٰی کہ زمین کے کناروں تک جا پہنچی ہے۔ اور دنیا پر یہ حقیقت آشکار ہوتی چلی آرہی ہے کہ ؎

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

ایک مدت سے پہلے کفر دین کو کھا رہا تھا اِس دعوت کے طفیل ہم بحمد اللہ تعالیٰ یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اب ہر قوم اور ہر ملک میں دینِ اسلام کفر کو کھاتا چلا جا رہا ہے۔ پہلے یہ دعوت تحریک جدید کے عالمگیر تبلیغی نظام کے ذریعہ زمین کے کناروں تک پہنچی پھر "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت اِس دعوت کی گیرائی اور گہرائی میں مزید اضافہ ہوا اور مسلسل ہو رہا ہے اور اب وہ دن نزدیک بلکہ دروازہ پر ہیں جب صد سالہ جشن فنڈ کی نئی عالمگیر تحریک بروئے کار آکر عالمگیر غلبۂ اسلام کو ہر لحاظ سے مکمل کر کے اِس دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دے گی اور دنیا اِس آسمانی پیشگوئی کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لے گی کہ:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اِس مذہب (یعنی اسلام) اور اِس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۴)

## حامیٔ دیں، عصرِ حاضر کا امام آہی گیا

اہلِ عالم کو مسرت کا پیام آہی گیا — منتظر بیٹھے تھے جس کے وہ امام آہی گیا
وہ جریُ اللہ، بروزِ انبیاءِ ذی وقار — حامیٔ دیں عصرِ حاضر کا امام آہی گیا
راہ جس کی تک رہی تھی گردشِ لیل و نہار — چشمِ دل سے دیکھئے وہ خوش خرام آہی گیا
جو مہِ ضو پاش تھا مستور بحرِ وقت میں — مژدہ اے اہلِ نظر بالائے بام آہی گیا
آفتابِ نورِ مصطفویؐ سے ہو کر مستنیر — آسمانِ دین کا ماہِ تمام آہی گیا
موجبِ برکت ہے شاہوں کیلئے جس کا لباس — بادشاہِ دوسرا کا وہ غلام آہی گیا
جس کو آقا نے کمالِ لطف سے بھیجا سلام — تاجدارِ دین بن کر وہ غلام آہی گیا
وہ امانت دار ناموسِ محمد مصطفےٰؐ — جاں نثارِ حضرت خیر الانامؐ آہی گیا
جسکے بازوؤں میں پنہاں قوتِ پروردگار — دیوِ کفر و شرک اس کے زیرِ دام آہی گیا
جسکی ہر اک بات ہے صد نازشِ آبِ حیات — عندلیبِ باغِ دیں وہ خوش کلام آہی گیا
باغِ دینِ مصطفےٰؐ پہ چھا گئی تازہ بہار — شکر للہ اب وہ عہدِ خوش نظام آہی گیا

ہے یہ فضل و لطف و احسانِ خداوند کریم
زمرۂ عشاق میں عاجز کا نام آہی گیا

حبیب احمد عاجز (عنصر آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کی جماعت میں داخل ہونے کی دس شرائط

(رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اوّل بیعت کنندہ سچے دِل سے عہد اِس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجّد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر یک ذِلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر مُنہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسُول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عہدِ اخوّت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقدِ اخوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

("اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء")

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# غلبہ اسلام ۔۔ اور ۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ

تاریخ انبیاء علیہ السلام شاہد ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جس قدر انبیاء مختلف امصار و دیار اور اقوام ملل میں مبعوث ہوئے ان کی نبوت و رسالت یا اصلاح و ارشاد کا کام صرف ان کی اپنی اپنی قوم یا علاقہ تک ہی محدود تھا اور ان میں سے کسی نے بھی اپنے قول یا عمل سے اس بات کو ثابت نہیں کیا کہ ان کی قوم کے علاوہ ان کا کسی دوسری قوم یا علاقہ سے بھی تعلق ہے۔

جب زمانہ یا اقوام عالم اس حالت تک پہنچ گئیں کہ ان کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا جائے اور کثرت کے لبید سلک وحدت میں سب کو پرو دیا جائے اور سب قوموں کے آپس میں متحد ہو جانے کے وسائل بھی آہستہ آہستہ پیدا ہو گئے تو اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدوں اور تقدیر اور ان پیشگوئیوں کے مطابق جو مختلف اقوام کی الہامی کتب میں مذکور تھیں ام القریٰ مکہ معظمہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمادیا اور آپ کے ذریعہ دنیا میں اعلان کروایا:۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا

کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف بلا استثناء اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں نیز آپ کے ذریعہ یہ بشارت بھی تمام بنی آدم کو دی۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔

کہ اے میرے بندو! جنہوں نے گناہوں وغیرہ کا ارتکاب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو! اللہ تعالےٰ تمہارے تمام گناہ بخش دیگا! اور نہ صرف یہی بلکہ

مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ الآیۃ

جو بھی تم میں سے اللہ تعالےٰ اور اس رسول (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کی دل سے اطاعت کرے گا، اسے مراتب اطاعت و اخلاص کے مطابق وہ تمام انعامات نبوت و صدیقیت و شہادت و صلاح بھی عطا ہوں گے جو پہلے منعم علیہم لوگوں کو مل چکے ہیں!

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعوت کا جو اللہ تعالیٰ کے نام سے دی گئی تھی جو نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا وہ نکلا اور اسلام جلد جلد تمام اقوام عالم میں پھیل گیا۔ اور ہر قوم اور ہر ملک نے اپنی اپنی استعداد و طاقت و خوش بختی کے مطابق اللہ تعالےٰ کی موعودہ روحانی و جسمانی برکات سے حصہ لیا اور اسلام پوری شان و شوکت سے دنیا میں قائم ہوگیا اور مسلمانوں کی بڑی بڑی طاقتیں اور حکومتیں معرض وجود میں آگئیں اور قیصر و کسریٰ کی بڑی بڑی طاقتیں اور حکومتیں جو ظہور اسلام کے وقت تک مشرق و مغرب پر حکمران تھیں ۱۴۵۳ء تک ختم ہوگئیں۔ ۱۴۵۳ء ہی وہ سال ہے جس میں قسطنطنیہ مسلمانوں نے فتح کر لیا اور مشرقی یورپ پر قابض بیزنطینی رومن ایمپائر کا خاتمہ ہوگیا اور اس وقت ظہور اسلام پر نو صدیاں گذر چکی تھیں۔

## دَورِ انحطاط

۱۸۵۷ء وہ سال ہے جس میں (متحدہ) ہندوستان سے کلی طور پر اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور مسلمانوں کی حالت اس ملک میں جنگی قیدیوں قیدیوں سے مشابہ ہوگئی اور سلطنت عثمانیہ یورپ کا بیمار مرد (Sick man of Europe) یعنی جو ایک دن دم توڑنے والا ہے، قرار پاچکی تھی، اور مملکت فارس کو روس ہڑپ کئے جا رہا تھا۔ براعظم امریکہ، آسٹریلیا، یورپ افریقہ انڈونیشیا اور دیگر جزائر مشرق اقصیٰ پر اہل یورپ قابض ہو چکے تھے اور مسلمانوں کی حالت سے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بےکس ہمچو زین العابدین

کا مصداق تھی!

## سوادِ اعظم کے مصائب

ہندوستان میں تعداد کے لحاظ سے مسلمان سواد اعظم تھے۔ یعنی دنیا کے سب ممالک میں یہی ایک ملک تھا جس میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد تھی اور اس ملک یا حصہ دنیا میں جہاں مسلمانوں کا سواد اعظم رہتا تھا۔ مسلمانوں کی حالت سب سے زیادہ نازک تھی اس ملک کے غیر مسلم (ہندو) مسلمانوں سے تعداد میں تین چار گنا زیادہ تھے اور وہ مسلمانوں کو (نعوذ باللہ) بھرشٹ یعنی گندے سمجھتے تھے اور ان سے چھوت چھات کرنے لگ گئے تھے یعنی اگر یہ کسی کو چھو بھی جائیں تو وہ آدمی یا چیز پلید ہو جاتی ہے رشتہ و ناطہ کی تو بات ہی کیا! پھر وہ نئی یورپین حکومت کے ساتھ مل کر بھی مسلمانوں کو تباہ کرنے کے درپے ہوگئے۔ نئی آنے والی یورپین حکومت کا ایک لازمی جزو ان کے مذہب (عیسائیت) کے پادری بھی تھے جو مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے سارے ہندوستان میں ٹڈی دل کی طرح پھیل گئے تھے۔ نچلے طبقہ کے ہندوستانی تو کیا۔ اہل اسلام کے کئی بڑے بڑے مولوی بھی عیسائی ہوگئے اور خدا پرستی کی بجائے صلیب پرستی کے داعی اور منادی بن گئے! اگر ایک طرف آریہ مکہ مکرمہ میں (نعوذ باللہ) اوم کا جھنڈا بلند کرنے کے دعوے کر رہے تھے (دیکھیا آریہ [illegible]) تو دوسری طرف عیسائی بھی صلیب کا جھنڈا وہاں بلند کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے (میزان الحق از پادری فنڈر) اس سے پہلے سکھوں نے جو اودھم پنجاب و سرحد میں کابل تک مچایا ہوا تھا اس کی ایک جھلک لاکھوں مسلمانوں نے مشرقی پنجاب میں ۱۹۴۷ء میں بھی دیکھی ہے غرضیکہ مسلمانانِ عالم پر ہر طرف سے قیامت آئی ہوئی تھی اور اس قیامت کا ہی یہ ایک لازمی نتیجہ تھا کہ مولانا الطاف حسین حالی پانی پتی مرحوم رفیق خاص نجم الہند سر سید احمد خاں صاحب بہادر بالقابہ نے ۱۸۷۹ء میں مسدس حالی یا مرثیہ اسلام لکھکر ہندوستان میں شائع کر دیا تھا۔ جس کے چند اشعار بطور نمونہ یہ ہیں ؎

"عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سُو
اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزم عزا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی
ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے"

مذکورہ بالا حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ دو باتوں میں سے ایک بات کو تسلیم کر لیا جائے۔

## غلبہ اسلام بذریعہ مسیح موعود

(۱) جس طرح دیگر ادیان اپنے عروج کو پہنچ کر صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔ اسلام کا بھی یہی حشر ہو۔

(۲) اسلام کسی طرح دوبارہ دنیا میں قائم ہو جائے اور اپنی پہلی حالت پر واپس آجائے اور پھر اپنی شان و شوکت کے جلوے دنیا کو دکھلائے!

پہلی بات تو کسی مسلمان کے نزدیک مسلّم نہیں۔ دوسری بات کے متعلق سب مسلمانوں کا اجماع و اتفاق ہے کہ آیت قرآنیہ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ (سورۃ الصّف) کے مطابق اسلام ساری دنیا پر غالب آئیگا اور یہ غلبہ اس مسیح علیہ السلام کے ذریعہ کے ذریعہ ہوگا جس کے آخری زمانہ میں (جب عیسائیوں کا غلبہ دنیا پر ہو چکا ہوگا) آنے کی پیشگوئیاں تمام کتب احادیث میں درج ہیں! اور عیسائی بھی اسکے منتظر ہیں اور یہودی بھی۔ گو تینوں قومیں متضاد عقیدہ رکھتی ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک مسیح منتظر، تثلیث اور صلیب پرستی دنیا میں قائم کرے گا اور یہودیوں کے نزدیک ان کی گم گشتہ حکومت و سلطنت ان کو عطا کرے گا اور مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع اور مسلمان ہونے کی حیثیت میں دنیا میں جلوہ افروز ہوں گے اور شریعت محمدیہ (قرآن مجید) کو ہی دنیا میں قائم کریں گے!

عقلاً مذکورہ بالا حالات میں مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کے غالب ہونے کی دو صورتیں ہی ہو سکتی ہیں (۱) وہ آسمان سے اپنے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈشت، اور اسلحہ توپیں اور بندوقیں وغیرہ
سے کوئی تعلق ہوتا جس طرح غیر مسلموں نے
اسلامی ممالک پر خصوصاً اور دیگر دنیا پر عموماً
زور و بازو سے قبضہ کر لیا ہے وہ قبضہ طاقت کے بل بوتا
پر حاصل کر کے مسلمانوں کی شان و شوکت دنیا میں
قائم کر دیں۔

## سنت اللہ

۲۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی طرح
واضح دلائل اور روشن نشانوں کے ساتھ ظاہر
ہوں تا اپنے ان دلائل و نشانات کے ساتھ
خدا ترس بندوں کے دل فتح کر لیں اور ان کے
دلوں میں اسلام قائم کر دیں اور اللہ تعالیٰ
کے حاضر منتخب بندے ان کو بتا دیں۔ پھر
اللہ تعالیٰ ان کو اپنے وعدوں کے مطابق
مدد سے بڑھا دے اور منکرین و معاندین
اپنے ظلم و جور و جفا اور تعدیوں کے سبب سے
محض الٰہی تدبیروں سے فرعون اور اس کے
لاؤ لشکر کی طرح اللہ تعالیٰ کے عذابوں
میں مبتلا ہو کر مسلمانوں کے لئے میدان خالی کر دیں!

پہلی صورت تو محالات و ناممکنات
میں سے ہے نہ آسمان سے کبھی خاص ہوائی لشکر
و مسیح وغیرہ اترے اور نہ مسلمان دنیا کے
کسی حصہ میں اس قابل رہے کہ وہ اپنا دفاع
ہی کر سکیں۔ چہ جائیکہ کسی قوم یا ملک پر حملہ
کر کے فتح حاصل کر سکیں۔ اس لئے دوسری
صورت ہی باقی رہی اور یہی سنت اللہ
ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اسکے
مطابق ہی عملدرآمد ہوتا رہا ہے۔ وَلَنْ
تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا!

## مژدہ جانفزا

مسلمانوں کے لئے سال ۱۸۸۰ء ایک
نہایت ہی مبارک سال ثابت ہوا۔ اس سال
خدا تعالیٰ کے ایک خاص بندہ حضرت
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دنیا میں
ایک اشتہار جلی حروف میں شائع فرمایا۔ کہ
مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اطلاع
دی ہے کہ سچا خدا وہی ہے جسے حضرت
محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا
کے سامنے پیش کیا ہے اور محمد مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے اور بزرگ
نبی و رسول ہیں جن کی پیروی سے نجات
اور ہر قسم کی برکات ملتی ہیں اور قرآن مجید
خدا تعالیٰ کی کتاب ہے جو نوعِ انسان کیلئے
مکمل ہدایت نامہ ہے اور میں اس دعوے کو
ثابت کرنے کے لئے ایک کتاب تالیف کی
ہے جس میں اسلام کی حقانیت پر تین سو
دلائل لکھے ہیں اور ہر شخص جو اس سچائی کا
منکر ہو۔ وہ میری اس کتاب کا رد لکھ کر پیش
کرے۔ اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے
تو میں اس کو دس ہزار روپیہ انعام دوں گا
نیز اس کتاب (براہین احمدیہ) میں تحریر فرمایا۔

"چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے
مشابہت تامہ ہے، اسلئے خداوند کریم
نے مسیح کی پیشگوئی میں ابتداء سے ہی اس
عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے یعنی حضرت
مسیح پیشگوئی متذکرہ بالا یعنی هُوَ
الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ۔ خاقل) کا ظاہری اور جسمانی
طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز روحانی
اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد
ہے یعنی روحانی طور پر دین اسلام
کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہین
ساطعہ پر موقوف ہے اس عاجز
کے ذریعہ مقدر ہے گو اس کی
زندگی میں یا بعد وفات ہو"
(ص ۴۹۹)

نیز فرمایا:-

"خداوند تعالیٰ نے اس احقر العباد
کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور
صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی
اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر
اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم
بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات
حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ملک میں شائع
اور رائج فرما دے اور اپنی حجت ان
پر پوری کرے اور اسی ارادہ کی وجہ سے
خداوند کریم نے اس عاجز کو توفیق
دی کہ اتماماً للحجۃ دس ہزار روپیہ
کا اشتہار کتاب کے ساتھ شامل
کیا گیا۔ اور دشمنوں اور مخالفوں کی
شہادت سے آسمانی نشانی پیش کی گئی
اور ان کے معارضہ اور مقابلہ کے لئے
تمام مخالفین کو مخاطب کیا گیا تا کوئی
دقیقہ اتمام حجت کا باقی نہ رہے۔
اور ہر ایک مخالف اپنے مغلوب اور
لاجواب ہونے کا آپ گواہ ہو جائے"
(ص ۵۰۱)

"سو چونکہ خداوند کریم نے اسباب
خاصہ سے اس عاجز کو مخصوص کیا
ہے اور ایسے زمانہ میں اس خاکسار
کو پیدا کیا ہے کہ جو تمام مدت تبلیغ
کے لئے نہایت ہی معین و مددگار
ہے اسلئے اس نے اپنے تفضلات عنایات
سے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ روز
ازل سے یہی قرار یافتہ ہے کہ آیت
کریمہ متذکرہ بالا یعنی هو الذی
ارسل رسوله بالهدی و
دین الحق ليظهره على الدين
كله - خاقل) اور نیز آیت واللہ
متم نورہ کا روحانی طور پر مصداق
یہ عاجز ہے اور خدا تعالیٰ ان
دلائل و براہین کو اور ان سب باتوں
کو جو اس عاجز نے مخالفوں کے لئے
لکھا ہیں، خود مخالفوں تک پہنچا دیگا
اور ان کا عاجز اور لاجواب اور مغلوب
ہونا دنیا پر ظاہر کر کے مفہوم آیت
متذکرہ بالا کا پورا کر دے گا۔ فالحمد
للہ علی ذالک" ص ۵

نیز اسی سلسلہ میں آریوں کو مخاطب
کر کے آپ نے ۱۸۸۶ء میں تحریر فرمایا:-

"کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں،
جو آخر ظاہر نہ ہو۔ پس اگر ہم درحقیقت
فریب پر ہیں تو یہی فریب ہمیں ہلاک
کرے گا لیکن اگر ہم راستی پر ہیں اور
وہ جو ہمارے دلوں کو دیکھ رہا ہے وہ
اس میں کچھ فریب نہیں پاتا تو اگر آریوں
کے پہلے اور آریوں کے پچھلے اور آریوں
کے زندے اور آریوں کے مردے بلکہ
تمام اولین آخرین مخالف ہمارے
نابود کرنے کے لئے جمع ہو جائیں تو
ہمیں ہرگز نابود نہیں کر سکتے! جب تک
ہمارے ہاتھ سے وہ کام انجام پذیر
نہ ہو جائے جس کے لئے اللہ جلّ شانہٗ
نے ہمیں مامور کیا ہے! سو آریوں
کے افتراء اور بہتان اور قتل کرنے
کی دھمکیاں سب ہیچ اور بے اثر
ہیں جن سے ہم ڈرتے نہیں ۔۔۔ اور
سچ تو یہ ہے کہ ہماری نظر میں تمام دنیا
بجز اس ایک کے یا اس کے خالص مقبولوں
کے جتنے لوگ ہیں خواہ وہ بادشاہ
ہیں یا امیر ہیں یا وزیر ہیں یا راجے
ہیں یا نواب ہیں ایک مرے ہوئے کیڑے
کے برابر بھی نہیں" (شحنۂ حق ص ۴۲-۴۳)

نیز مزید وضاحت کے لئے ۱۸۹۱ء
میں اعلان فرمایا:-

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح
خلق کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ
طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے! میں
اسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے
وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے
بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیرو ڈیس
کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں
کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔۔۔"

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس
کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول
کرے گا اور بڑے زور آور حملوں
سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا!"
یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا
الہام اور رب جلیل کا کلام ہے اور
میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے
دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے
نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں
کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی
اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی
اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہو گی!
وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست
لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے
قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی
سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور
یہودیت کی خصلت مٹا دی جائے گی!
اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست
یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا
حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائیگا!
اور سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے
پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا
جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور
وہ آفتاب اپنے پورے کمال کیساتھ چڑھے گا
جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے! لیکن ابھی
ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے
سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی
سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں! اور ہم
سارے آراموں کو اسکے ظہور کے لئے نہ کھو
دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں
قبول نہ کر لیں! اسلام کا زندہ ہونا ہم سے
ایک فدیہ مانگتا ہے! وہ کیا ہے؟ ہمارا
اسی راہ میں مرنا! یہی موت ہے جس پر
اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی
اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے! اور یہی
وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں
اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ
کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے!"
(فتح اسلام ص ۱۰-۱۲)

## عظیم الشان انقلاب

اس کے بعد آپ نے اپنی قوی دلائل و
براہین اور زبردست آسمانی اور زمینی
نشانوں اور دعاؤں سے (جن کی کہ تفصیل
آپ کی کتاب حقیقۃ الوحی میں درج ہے)
اسلام کو سب مذاہب پر غالب کر دیا اور آپ
کی جماعت نے قرآن شریف کی اصولی تعلیم پر
مشتمل کتابوں رسالوں اخبارات اور قرآن شریف
کی تفسیر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا سیرۃ و سوانح کو دنیا کے تمام ممالک میں
مختلف زبانوں میں شائع اور تقسیم کر کے
اور دعوت الی الحق کے لئے اپنے نمائندے پھیلا کر
ساری دنیا کے افکار و نظریات میں ایک
زبردست تبدیلی پیدا کر دی اور لاکھوں
بندگان خدا کی اسلام سے جہالت یا عداوت
کو اسلام سے محبت میں تبدیل کر دیا اور جن
اقوام عالم نے اس الٰہی پیغام کی طرف توجہ
نہ کی یا اسلام کے ساتھ نبرد آزمائی کو

(باقی ص پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# بنی نوعِ انسان سے ہمدردی اور مخالفین سے حسنِ سلوک کی زرّیں تعلیم

## سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہم ارشادات

سلطان احمد پیر کوٹی

اللہ تعالیٰ کے مامورین جس قوم کی طرف بھی مبعوث ہوتے ہیں اس کے لئے باعث رحمت ہوتے ہیں۔ ان کی دلی تمنا اور تڑپ ہوتی ہے کہ اس قوم کا ہر فرد وہ عورت ہو یا مرد۔ جوان ہو یا بوڑھا اصلاح پذیر ہو۔ وہ ہر ایک کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنے ساتھیوں اور مددگاروں کے ہمدرد اور بہی خواہ ہوتے ہیں تو دشمنوں کی بہبود کا خیال بھی انہیں ہر دم مدّنظر رہتا ہے۔ وہ ہر دم دعا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کے ہر فرد کو راہِ راست کی طرف ہدایت دے اور وہ مخالفت کی راہ کو ترک کر کے اپنے خالق و معبود حقیقی کے سامنے جھکنے والا بن جائے۔ اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے اسلام کے بطلِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی سنت پر عمل پیرا رہے۔ ذیل میں آپ کی تحریرات اور ملفوظات کے بعض اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے پتہ لگے گا کہ حضور کے بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اپنے مخالفین کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق کیا خیالات تھے۔ حضور نے اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا طرز عمل اختیار کیا اور اپنے ماننے والوں کو اس بارے میں کیا ہدایات دیں۔

" اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز و ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے۔ افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔

میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمن سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔"

(الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۵ء)

ایک دفعہ سیر کے دوران حضور اقدس نے فرمایا:۔

" قتل کے مقدمہ میں ہمارے ایک مخالف گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر میں نے اسے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق نہ دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے ایسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگوں نے میرے پر جھوٹے الزام لگائے۔ جھوٹا مقدمہ بنایا۔ افترا باندھے اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے۔ اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تھا کہ میں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا۔ صرف بات یہ تھی کہ میں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دے اور اسے کوئی راہ بچنے کی نہ ہو۔"

ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیوں اس پر نہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

"میرے دل نے گوارا نہ کیا۔"

اس نے پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

" خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے
تو ہم توڑ میں کیا کر دوں؟"

(البدر ۲ مارچ ۱۹۰۳ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

" یہ بھی یاد رکھو۔ ہمارا طریق نرمی ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہو۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مُردہ دلوں کو زندہ کرنے اور ان میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں۔ نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہیئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے تو ہم کیوں سختی کریں۔ تو اب تو فرمانبرداری یہی ہوتی ہے اور دین تو سچی اطاعت کا نام ہے نہ یہ کہ اپنے نفس اور ہوا و ہوس کی تابعداری سے جوش دکھا دیں۔

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔"

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ نا کردنی افعال سے دور رہا کریں ........ جیسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کہ۔ ایک ہی بات ہوتی ہے۔ وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے پس جادلھم بالتی ھی احسن کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو........ اگر میں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیرومرشد کو گالیاں دی جاتی ہیں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاتے ہیں تو کیسا جوش ہوتا ہے۔ مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے۔ جس سے سب کو تشویش ہو۔ سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے ہیں۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے۔"

(الحکم ۱۰ر مارچ ۱۹۰۳ء)

منشی عبدالحق صاحب قصوری طالب علم بی اے کلاس لاہور جو عرصہ تین سال سے عیسائی تھے حضور کی بعض تحریرات سے متاثر ہو کر اسلام کی حقانیت و صداقت کو عملی رنگ میں دیکھنے کے لئے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء کو قادیان تشریف لائے۔ ملاقات کے دوران انہوں نے ذکر کیا کہ میں نے ایک عیسائی دوست کو بتایا کہ میرا قادیان جانے کا ارادہ ہے تو اس نے آپ کو گالی دی۔ حضور نے فرمایا:۔

"گالیاں دیتے رہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھول کر تو گالیاں ہوتی ہیں۔ اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں۔ مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے اور خدا کا نور کبھی بجھ سکتا ہے۔ ہمیشہ نبیوں۔ راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا ہے ہم جن کے نقشِ قدم پر آئے ہیں۔ مسیح ناصری اس اس کے ساتھ کیا ہوا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا۔ اب بھی ناپاک طبع لوگ گالیاں دیتے ہیں میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔"

(الحکم ۷ر فروری ۱۹۰۲ء)

۲۴ر دسمبر ۱۹۰۱ء کو منشی عبدالحق صاحب کو ہی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں تو اپنے
دشمن کا بھی سب سے بڑھ کر
خیر خواہ ہوں۔ کوئی میری باتوں
کو سنے بھی۔"

(الحکم ۲۱ر فروری ۱۹۰۲ء)

مخالفانہ تحریروں کے سلسلہ میں فرمایا:۔

" مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں ہم کو ان کے جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیئے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔ ان کو تو مخاطب کرنے کی بھی ضرورت نہیں یہ لوگ خود واجب الرحم ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان فضول باتوں کو نکال کر اگر کسی معقول اعتراض کا جواب عوام کو دھوکہ سے بچانے کے لئے دیا جاوے تو نامناسب نہیں۔ اگر ہم ان کے مقابل پر سخت زبانی کا استعمال کریں تو یہ تو اپنے مرتبہ کا بھی تنزل ہے۔ اگر کبھی کوئی سخت لفظ استعمال کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی مرارت ہے جو دوا کے طور پر ہے جس کی نظیر انجیل اور نبیوں کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ ریس اور تقلید کرنا دونہ کا کام نہیں۔ نام تو وہی ہوتا ہے جو آسمان پر رکھا جائے اور کسی کے ظالم کافر کہنے سے کیا بنتا ہے۔ ہر دو کا آخر خاتمہ ہو جاتا ہے اور آسمانی نام ہی رہ جاتے ہیں۔ پس دنیا کے گیرڈوں کے ناموں کی کیا پرواہ اسی نام کی قدر کرو جو آسمان پر نیک رکھا جاوے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

میرٹھ کے زمیندار اور تاجر شیخ عبدالرشید صاحب ملاقات کے لئے قادیان تشریف لائے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے آپ کا حضور سے تعارف کرایا۔ ملاقات کے دوران ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کے متعلق ذکر آنے پر شیخ عبدالرشید صاحب نے عرض کی کہ میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ بذریعہ عدالت اس کے سخت توہین آمیز مضمون پر نوٹس دلاؤں۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے
یہ گناہ میں داخل ہوگا کہ ہم خدا کی
تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری
ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حضور اس وقت کے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومایگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں کفر کے فتوے لگائیں۔ جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افترا اور بہتان لگائیں وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ میں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سُن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب نہیں کہ سختی کے مقابل سختی کر کے کسی مفسدہ کو پیدا کریں۔" (کتاب البریہ ص۱۷)

۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کو ۹ بجے دن کے خدام حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو گفتگو کے دوران فرمایا:۔

"میں بڑی تاکید سے اپنی جماعت کو جہاں کہیں وہ ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ کسی قسم کا مباحثہ مقابلہ اور مجادلہ نہ کریں۔ اگر کہیں کسی کو کوئی درشت اور ناملائم بات سننے کا اتفاق ہو تو اعراض کرے۔ میں بڑے وثوق اور سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری تائید میں آسمان پر خاص تیاری ہو رہی ہے۔ ہماری طرف سے ہر پہلو کے لحاظ سے لوگوں پر حجت پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے اب خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس کارروائی کے کرنے کا ارادہ فرمایا ہے جو وہ اپنی سنت قدیمہ کے موافق اتمام حجت کے بعد کیا کرتا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ بدزبانیوں اور فضول بحثوں سے باز نہ آئیں گے۔ تو ایسا نہ ہو کہ آسمانی کارروائی میں کوئی تاخیر اور روک پیدا ہو جاوے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اس کا عتاب ان لوگوں پر ہوتا ہے جن پر اس کے فضل اور عطایات بے شمار ہوں اور جنہیں وہ اپنے نشانات دکھا چکا ہوتا ہے وہ ان لوگوں کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوتا کہ انہیں عتاب یا خطاب یا ملامت کرے جن کے خلاف اس کا آخری فیصلہ نافذ ہونا ہوتا ہے چنانچہ ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے: فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لہم ...... یہ حکم عتاب آمیز اسی بات پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت جلد فیصلہ کفار کے حق میں چاہتے تھے۔ مگر خدا تعالیٰ اپنے مصالح اور سنن کے لحاظ سے بڑے توقف اور حلم کے ساتھ کام کرتا ہے لیکن آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو ایسا کچلا اور پیسا کہ ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ اسی طرح پر ممکن ہے کہ ہماری جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی افترا پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سن کر اضطراب اور استعجال میں پڑیں مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنت کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی۔ ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ اس لئے میں پھر اور بار بار تاکید کرتا ہوں کہ جنگ و جدال کے مجمعوں۔ تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو یعنی دشمنوں پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

۲۷ دسمبر ۱۹۰۲ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں تقریر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم دشمن کے مقابلہ پر صبر اختیار کرو۔ تم گالیاں سن کر چپ رہو۔ گالی سے کیا نقصان ہوتا ہے گالی دینے والے کے اخلاق کا پتہ لگتا ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر تم کو کوئی زدوکوب بھی کرے تب بھی صبر سے کام لو۔ یہ یاد رکھو کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے دل سخت نہ ہوتے تو وہ کیوں ایسا کرتے ........

ہمارا مذہب یہی ہے کہ ہم بدی کرنے والے سے نیکی کرتے ہیں۔ یہی گھر جو سامنے موجود ہے اس کے متعلق میرے لڑکے مرزا سلطان احمد نے مقدمہ کیا تھا۔ باوجودیکہ میرے لڑکے نے مقدمہ کیا تھا اور یہ سخت ایذا دینے والے دشمن تھے مگر میں نے کہا کہ میں اظہار نہیں دوں گا۔ کیا اس وقت میں نے سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا ان کی؟ اور ان کی دشمنیوں کا خیال رکھا یا ان کے ساتھ نیکی کی؟ یہ ایک ہی بات نہیں۔ جب جب ان کو میری مدد کی ضرورت ہوئی میں نے ان کو مدد دی ہے اور دیتا رہتا ہوں۔ جب ان کو مصیبت آئی یا کوئی بیمار ہوا تو میں نے کبھی سلوک یا دوا دینے سے دریغ نہیں کیا۔ ایسی حالت میں کہ ہم ان سے سلوک کرتے ہیں اور ان کی سختیوں پر صبر کرتے ہیں۔ تم ان کی بدسلوکیوں کو خدا پر چھوڑ دو۔ وہ خوب جانتا ہے اور اچھا بدلہ دینے والا ہے۔ میں تمہیں بار بار کہتا ہوں کہ ان سے نرمی کرو اور خدا تعالیٰ سے دعا کرو مگر یہ بھی یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

اور فرمایا:۔

"میرا یہ مذہب ہے کہ ہرگز
مخالفوں کے ساتھ اپنی طرف
سے سختی کی ابتدا نہیں کرنی چاہیے
اور اگر وہ خود کریں تو حتی الوسع
صبر کرنا چاہیے۔"

(البلاغ ص۲۱)

حضور علیہ السلام نے ہمدردی بنی نوع انسان کو اپنا مذہب قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا۔ جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذا پہنچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے۔ اس لئے جب تک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اس میں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

آپ کے پاک دل میں ہمدردی نوع انسانی کا جذبہ کس قدر جوش زن تھا وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ مشہور معاند اسلام پنڈت لیکھرام (جس کی حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بدزبانیوں سے تنگ آ کر حضورؑ بارگاہ الٰہی میں اس کے لئے قہری عذاب کے لئے ملتجی ہوئے اس) کے قتل پر حضورؑ نے اپنے دلی درد کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"اگر لیکھرام رجوع کرتا۔ زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا تب بھی زندہ ہو جاتا۔"

(سراج منیر ص۳۲)

آپ نے اپنے مخالفین کی نسبت فرمایا:۔

(اِنّی دعوتُ لھم فی لیالٍ مبارکۃ
ودعوتُ لھم فی ساعاتھم لعلّھم یرجعون)
(تذکرۃ الشہادتین ص۵۱)

(میں نے کئی مبارک راتوں کی گھڑیوں میں اپنے مخالفین کے لئے کھڑا رہا اور ان کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے)

آپ بارگاہ خداوندی میں دعا فرماتے ہیں:۔

"ربّ لا تؤاخذھم [illegible] انّھم
لا یعلمون [illegible]
من عندک واجعلھم من [illegible]
[illegible]" (تذکرۃ الشہادتین)

(اے اللہ تو مجھ سے دشمنی کرنے والوں سے مواخذہ نہ کر کیونکہ ان کو مجھے پہچاننا نہیں۔ [illegible] حاصل نہیں [illegible] ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس عظیم الشان کارنامے

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد صرف یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت اکناف عالم میں کی جائے۔ اس بلند و بالا مقصد کے لئے آپ نے باقاعدہ خدائی وحی کے مطابق ایک جماعت کی تاسیس فرمائی چنانچہ ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ آپ کو الہام میں بتلایا گیا۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہوگا۔

چنانچہ آپ نے اس امر کا اعلان فرمایا کہ جو لوگ بیعت کرنا چاہیں وہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء کے بعد لدھیانہ میں پہنچ جائیں۔ آپ کے اس اشتہار کے مطابق مختلف مقامات سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت کا آغاز ہوا۔ اس بیعت کے بعد دنیا میں ایک جماعت کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کا مقصد وحید دنیا میں آسمانی بادشاہت کا قیام اور اشاعتِ اسلام ہے۔ شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے۔

"یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کا یہ اثر ہے کہ جماعت احمدیہ کے صغار و کبار اور ذکور و اناث میں یہ والہانہ جذبہ خدمت اسلام کا موجزن ہے کہ جماعت احمدیہ کی منظم مساعی سے بیرون پاکستان ساٹھ سے زائد تبلیغی مراکز اکنافِ عالم میں قائم ہو چکے ہیں۔ مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہو رہی ہے ان تبلیغی مراکز کے ذریعہ کئی لاکھ افراد آغوش اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ عشاق اسلام ہیں اور ان کی زبانوں پر لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کا ورد ہے۔ جماعت احمدیہ اشاعت اسلام کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کو فرض تصور کرتی ہے اور افراد جماعت تن من دھن کی قربانی دے رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن پاک ہو چکے ہیں۔ مساجد کا قیام ہو چکا ہے اس وقت تقریباً چھ صد سے زائد مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ان مساجد کے ذریعہ سے آج کیا انگلستان اور کیا امریکہ۔ سوئٹزرلینڈ جرمنی۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ سے توحید کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر کی ندا بلند ہو رہی ہے اور ہزارہا سعید نفوس حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ اور ان مساجد میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ ایک فعال جماعت کا قیام عظیم الشان کارنامہ ہے جو بانی جماعت احمدیہ کے ذریعہ منصہ شہود پر آیا مختلف اسلامی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی موعود کو خدا تعالیٰ نے ایک ایسی جماعت بھی عطا کرنی تھی جو خدمتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار ہوتی اور صحابہ کرامؓ کی مثیل ہوتی۔ آپ کی قوت قدسیہ کے اثر سے ہی ایسی جماعت قائم ہوئی جس کا ایک ہی مقصد ہے کہ دنیا کے ہر خطہ میں کیا مشرق اور کیا مغرب کیا جنوب اور کیا شمال غلبۂ اسلام ہو۔ جماعت احمدیہ کی اپنے مقصد میں عظیم کامیابی اور جذبہ خلوص و عقیدت یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت و حقانیت کی دلیل ساطع ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

براہین احمدیہ میں جو میری نسبت یہ پیشگوئی ہے۔

"اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا یہ اس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا ایسے انسان خدا نے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی بعض نے میرے لئے جان دیدی اور بعض نے مالی تباہی میرے لئے منظور کی۔ اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ اُن کے دل محبت سے پر ہیں"۔

(۲)

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے مسیح کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یکسر الصلیب کہ وہ کسرِ صلیب کرے گا یعنی اس کو عیسائیت سے غیر معمولی علمی مقابلہ کرنا ہوگا۔ کون نہیں جانتا اور یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ عیسائیت نے اسلام کے خلاف مسموم فضا پیدا کر رکھی تھی۔ اُن کا اندازِ تبلیغ انتہائی جارحانہ تھا عیسائی منادوں نے ہندوستان کے ہر شہر اور ہر قریہ میں تبلیغی جال پھیلا رکھا تھا۔ ہندوستان کے متعلق عیسائیت کا یہ منصوبہ تھا کہ اس کو ہر قیمت پر عیسائیت کی آغوش میں ہمیشہ کے لئے ملا دیا جائے مختلف کتب کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے سارا ہندوستان قریب تھا کہ عیسائیت کے زیر اثر آجاتا برطانوی حکومت بھی پادریوں کی حوصلہ افزائی کا کام کر رہی تھی۔ لارڈ لارنس نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا:۔

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت ہندوستان میں پھیلا دیں"

(لارنس لائف جلد ۲ ص ۳۱۲)

پادری عماد الدین جیسے ذمہ دار شخص نے تحریر کیا:۔

"محمدی مذہب کے لئے اگرچہ ایک صورت تو ہے مگر اس میں جان ہرگز نہیں اسلئے وہ ایک مردہ دین ہے یا ایک پُتلا ہے جو آدمی نے بڑی کاریگری سے بنایا مگر اس میں جان نہ ڈال سکا"۔

(تعلیم محمدی ص ۵۳)

آج توفیق ایزدی سے فرزندانِ احمدیت نے تبلیغ اسلام کرتے ہوئے عیسائیت کے خلاف اتنا کامیاب اور عظیم الشان محاذ قائم کیا ہے کہ قصر عیسائیت میں زلزلہ برپا ہو گیا ہے۔ عیسائی اکابرین کا اپنا اعتراف ہے کہ اب بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں عیسائیت کی گرفت کمزور ہوتی جا رہی ہے اسلام کا نفوذ بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ Tanganyika Standard نے یکم نومبر ۱۹۵۵ء نے تحریر کیا کہ:۔

"عیسائیت کی گرفت افریقہ میں کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ ابتداء میں چرچ کو افریقہ میں جو مشکلات اٹھانی پڑیں اس سے کہیں بڑھ کر کٹھن کام چرچ کو آجکل یہ درپیش ہے کہ وہ لوگوں کو عیسائیت پر کس طرح قائم رکھے"۔

یہی اخبار ۳۰ دسمبر ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"چرچ کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ عیسائیت بڑی تیزی کے ساتھ تنزل کی طرف جاری ہے"۔ یہ ہے کسرِ صلیب کا عجیب منظر جس کا سہرا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سر پر ہے۔

(۳)

دسمبر ۱۹۰۵ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متواتر اس مفہوم کے الہامات ہوئے جو آپ کی وفات کے قریب ہونے پہ دلالت کرتے تھے ان الہامات کی بناء پر آپ نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ اس رسالہ میں جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو تقویٰ، توحید، تعلق باللہ، اخلاق فاضلہ کی اور اشاعت اسلام کے لئے مالی ذرائع کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمولین (رجسٹرڈ)
نئی اور پرانی خارش - داد - چنبل - کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے
زود اثر مرہم - ہر دوا فروش سے خریدیں - قیمت ایک روپیہ
دواخانہ حمیدیہ نہ عبداللہ پور لائلپور

سب سے اہم امر اس میں یہ ہے کہ اس میں نظام خلافت کے قیام کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کے ذریعہ سے افراد جماعت کو اشاعت اسلام میں حصہ لینے کے لئے ایک لڑی میں پرو دیا گیا ہے چنانچہ نظام خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے آپ اس کی اہمیت اور حقانیت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ..........

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو" حضور نے اس عبارت میں قدرت ثانیہ کو نظام خلافت سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے آپ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلیفہ اول منتخب ہوئے اس وقت سب احباب نے بالاتفاق آپ کی بیعت کر کے آپ کو واجب الاطاعت امام تسلیم کیا آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی منتخب ہوئے ۱۹۶۵ء میں آپ کا وصال ہوا تو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ ثالث منتخب ہوئے اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت کا نظام جماعت میں قائم ہوا اور اس بابرکت نظام کے ذریعہ جماعت میں جہاں اتحاد ہے وہاں خلافت کے ذریعہ اسلام کو قوت اور شوکت حاصل ہو رہی ہے

(۴)

جماعتی تنظیم میں استحکام پیدا کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کو صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی اس کے لئے باقاعدہ قواعد و ضوابط بنائے گئے اس انجمن کو مجلس معتمدین کا نام دیا گیا اس کے پہلے پریذیڈنٹ حضرت مولوی نورالدین مقرر ہوئے۔ صدر انجمن احمدیہ جماعت احمدیہ کا ایک انتظامی ادارہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فراست کی برکت سے صدر انجمن احمدیہ کے کاموں میں انتہائی وسعت ہو چکی ہے اس کی ابتدائی بنیاد ۱۹۰۶ء میں رکھی گئی تھی اب اس کے ماتحت کئی ادارے نظارتیں۔ اخبارات اور رسائل جاری و رسالے ہیں۔ جماعت کے اموال کی حفاظت اور اس کا خرچ ایک نظام کے ماتحت جاری ہے اور ہر کام جماعتی مشورہ سے ہوتا ہے۔ الغرض سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام انتظامی امور صدر انجمن احمدیہ کے کنٹرول میں ہیں۔ جس کے باقاعدہ ممبر ہیں اور ہر جماعتی کام میں اتحاد اور یکجہتی پائی جاتی ہے اور یہ عظیم الشان کارنامہ ہے صدر انجمن احمدیہ کے قیام سے جماعت کے کاموں میں جہاں باہمی تعاون۔ باہمی مشورہ اور جماعتی کاموں میں ہر فرد کو دلچسپی پیدا ہوتی ہے وہاں ہر احمدی اپنے اندر ذمہ داری کی روح کو لئے ہوئے ہے اور جماعتی اموال اور املاک کی حفاظت ہو رہی ہے اور ہر کام باقاعدہ ضابطہ کی رو سے سرانجام پا رہا ہے خلیفہ وقت کی قیادت اور رہنمائی صدر انجمن کے کاموں میں قندیل اور مشعل کی حیثیت رکھتی ہے۔ بانی احمدیت کا یہ ایک علمی اور محیر العقول انتظامی کارنامہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مدبر لوگ جماعت کے اس نظام کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں کیونکہ جماعت کی تنظیم کا بنیادی پتھر صدر انجمن احمدیہ ہے۔

(۵)

حضرت بانی احمدیت کو خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں "سلطان القلم" کے خطاب سے نوازا۔ آپ نے اپنی زندگی میں تقریباً ۸۰ کتب تحریر کیں۔ یہ کتب اسلام کی تائید و حقانیت اور صداقت پر مشتمل ہیں اور دیگر مذاہب کی تردید میں ہیں۔ ان میں قرآن کریم کے فضائل تحریر کئے گئے ہیں۔ اسلام کو زندہ مذہب۔ قرآن کریم کو زندہ کتاب اور حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی ثابت کیا گیا ہے تبلیغ اسلام کے مختلف مضامین اور مسائل ان کتب میں مذکور ہیں۔ مذاہب عالم کے بالمقابل مذہب اسلام کو اکمل ارفع اور افضل دلائل ساطعہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسلامی عقائد و اقدار کو اجاگر کیا گیا ہے غیر از جماعت اکابرین اسلام نے آپ کی تحریر کردہ کتب پر تبصرے کئے اہلحدیث کے مسلمہ لیڈر مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپ کی پہلی تصنیف براہین احمدیہ کے متعلق تحریر کیا ہے

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج

ہر قسم کا چمڑا
کینوس کے ٹرنک۔ سوٹ کیس
ہولڈال ہینڈ بیگ۔ سامان
سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا
سامان جہیز میں دینے والے تحائف
خریدنے کیلئے
ہمارے شوروم میں تشریف لائیے
ایم الٰہی بخش حسین بخش
۱۳۱ - انارکلی۔ لاہور

اچھی تصویر آپکی شخصیت کی عکاس ہے
سابقہ اعلان کے مطابق اب بھی ہم
آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

بندوق - پستول - ریوالور و کارتوس
وغیرہ ہر قسم خرید کرنے کیلئے
قریشی محمود الحسن
اسلحہ ڈیلر
کچہری بازار سرگودھا

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
الفردوس کلاتھ مرچنٹ
یاد رکھیں۔ ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
پرنٹ۔ لٹھا ساٹن۔ بروکیڈ۔ شنیل۔
کشمیری شالیں اور سوٹوں کا تازہ سٹاک موجود ہے تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں۔
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ - انارکلی - لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
پاک ٹمبرز
۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیں: ٹیلیفون نمبر ۶۲۲۶۱۸

موذی امراض کا شافی علاج
حب مفید اٹھرا
چھ صد گولیاں
قیمت ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ : گول کچہری بازار لائلپور

تک اسلام میں تالیف
نہیں ہوئی۔"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۷ صفحہ ۹)

مشہور صحافی مولانا محمد شریف صاحب بنگلوری ایڈیٹر "منشور محمدی" نے تحریر کیا
"کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت میں ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے جس کا ثانی نہیں۔"

حضرت بانی احمدیت کی وفات پر اکابرین اسلام نے آپ کے لٹریچر کی تعریف کرتے ہوئے آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ ہم اُن کی آراء کے بعض فقرات اختصاراً تحریر کرتے ہیں:-

- مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر اُن سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔
- اس لٹریچر کی قدر و عظمت .... .... ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔
- آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت سرانجام دی ہے۔
- آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں۔
- اس میں کلام نہیں کہ مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی۔
- بے شک مرحوم اسلام کا ایک بڑا پہلوان تھا۔
- مسلمانوں کو ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو ان کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔

علامہ اقبال نے آپ کے متعلق تحریر کیا:
"موجودہ ہندی مسلمانوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑے دینی مفکر ہیں۔"

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت احادیث نبویہ کی رو سے اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لئے تھی۔ اسلئے آپ نے مختلف مذاہب کا علمی اور فکری موازنہ کر کے اسلام کو افضل مذہب ثابت کیا۔ آپ کی جملہ کتب اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام کے اثبات میں ہیں اور ان کتب میں تبلیغی مسائل کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ آپ نے اسلام کے محاسن ایسے علمی انداز سے تحریر فرمائے ہیں کہ جو عقل اور ضمیر کو اپیل کرتے ہیں آپ نے عیسائیت کو بار بار للکارا ہے۔ آریہ سماج کے اعتراضات جو اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف کئے جاتے تھے۔ ان کا جواب دیکر اسلام کی برتری ثابت کی ہے (باقی)

---

غلبۂ اسلام اور حضرت مسیح موعود (بقیہ صفحہ)

حسبِ سابق جاری رکھنا چاہا۔ ان کو طاعون۔ زلازل۔ کھیک۔ طوفان باد و باراں اور عالمگیر جنگوں کے ذریعہ جنہیں ہتھیاروں سے تکیہا چور کر کے رکھ دیا اور انہیں دوسروں کے تسلط سے نکال کر انہی ممالک میں محصور کر دیا اور وہی فارمولا Self determination (حق خود اختیاری) جو اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کی طرح مسلمان ممالک کی تباہی کے لئے ایجاد کیا گیا تھا۔ انہی کے لئے وبالِ جان بن گیا۔ اور بیسیوں غیر ممالک ان کے چنگل سے آزاد ہو گئے۔ اور آج صرف ۹۴ سال کے بعد ایک دانشمند، چشم بینا اور گوش ہوش رکھنے والا انسان دنیا کے نقشہ پر سرسری نظر ڈال کر یہ مشاہدہ کر سکتا ہے کہ وہی مسلمان ممالک و اقوام جو ۱۸۸۰ء سے پہلے صفحہ عالم سے مٹ گئی تھیں آج آزادانہ زندگی بسر کر رہی ہیں اور بیسیوں نئے بادشاہ اور نئی نئی اسلامی جمہوریتیں اور ریاستیں تمام مر چکی ہیں اور "یورپ کا بیمار مرد" (سلطنت عثمانیہ) بھی تندرست ہو چکا ہے اور جمہوریہ ترکیہ کے نام سے مسلمان ممالک کے لئے سد سکندری بنے ہوا ہے اور گزشتہ ماہ فروری (۱۹۷۴ء) میں سربراہانِ عالم اسلامی کی پاکستان کے لاہور شہر میں کانفرنس جس میں ۳۸ ممالک کے مسلمان نمائندے شامل ہوئے۔ اس بات کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے کہ اسلام میں زندگی اور طاقت کی روح دوبارہ پھونکی گئی ہے اور وہی اسلام جس کا مرثیہ بھی پڑھ دیا گیا تھا۔ ایک مرد خدا کی دعاؤں اور کوششوں سے دوبارہ زندہ ہو کر غلبہ اسلام کی شاہراہ پر گامزن ہو گیا اور اب وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

---

کاروبار کی وسعت کیلئے الفضل میں اشتہار دیجئے

ہوالشافی
جب کبھی مرض میں کوئی دوا کام نہ کرے تو اسی مرض کی کیور (CURE) استعمال کریں۔ مثلاً
PILES CURE خونی و بادی بواسیر کیلئے پائلز کیور ۱۰/-
PYORRHOEA CURE پائیوریا دانتوں کے پائیوریا خورہ کیلئے پائیوریا کیور ۱۰/-
CARIES CURE کیریز دانتوں کے کیریز گھن کیلئے کیریز کیور ۱۰/-
دیگر پرانی امراض کی کیورز بھی ہر شہر کے اچھے دوا فروشوں سے طلب کریں
سول ڈسٹری بیوٹر: میڈیکل کمپنی رجسٹرڈ۔ لاہور۔ کراچی
اسٹاکسٹ: مرتضیٰ برادرز لوہڑ بازار راولپنڈی
ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ بائیو کیمک ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی
میں جائیداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دوکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ
ایکسچینج سنٹر فون نمبر ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیے
المشتہر: داؤد برادرز۔ آب پارہ۔ اسلام آباد۔ فون ۲۲۲۴۴

ہر قسم کا اسلامی اور احمدیہ لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے حاصل کریں۔ (مینیجنگ ڈائریکٹر)

سرگودھا اور گوجرانوالہ
کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
گراون بس سروس
کی آرام دہ سبک رفتار بسوں میں سفر کیجئے

ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا۔ پاپلین۔ لٹھا کیمرک۔ فلالین۔ رنگدار و پرنٹ بنانے والے
سفینہ ڈائنگ اینڈ پرنٹنگ ورکس
مقبول روڈ * فون ۷۹۴۶ * فون آفس منڈی ۲۴۸۳ * فون آفس گول کپڑا ۶۳۵۴
لائل پور
ہر شہر کی مارکیٹ سے "سفینہ" کا مال طلب کریں

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کیلئے — کورس ۲۰ روپے
نور نظر — (اولاد نرینہ کیلئے) — کورس ۳۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ — فون ۳۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah


مُرمۂ نور والوں کا

# نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے

بہترین تحفہ

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

میجر — گولبازار ربوہ



# کاغذ — اور — گتّہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کے لئے

# پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور

فون نمبرز ۶۴۵۲۳/ ۵۳۱۱۲

— پر —

تشریف لائیں

ملک عبد اللطیف ستکوہی ❖ ملک محمد حنیف

فون نمبر ۶۲۵۱۶ — فون نمبر ۶۲۵۱۸



قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

# سُرمۂ نور رجسٹرڈ

جملہ امراضِ چشم کیلئے

اکسیر ثابت ہو چکا ہے

ہمیشہ خریدتے وقت

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ

کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں

گولبازار ربوہ

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ



حیوانات آپ کا قیمتی سرمایہ ہیں ان کو ہر بیماری سے بچائیے۔ اپھارہ سے بچاؤ کیلئے اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس موجود ہونا ضروری ہے۔ گارنٹی شدہ دوا آج ہی منگوائیے۔

فی پیکٹ -/۱ درجن -/۸ دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔

حیوانات کی امراض اور علاج کے متعلق رسالہ مفت

کیور ویٹرنری میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

سٹاکسٹس: مبارک ٹی سٹال ریلوے پھاٹک لاہور

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبرز ۶۰۶ / ۶۰۷



# محبوب کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ

تیار کردہ:- عبد القادر ابن ماسٹر مامون خان مرحوم

دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ

بالمقابل ایوانِ محمود

فون نمبر ۶۳۸



# سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

| | | |
|---|---|---|
| **دوائی خاص**<br>زنانہ امراض کا واحد علاج<br>دس روپے | ہیپیدہ سے ہیپیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے<br>زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے | **زوجامِ عشق**<br>طاقت کی لاثانی دوا<br>ساٹھ گولی پچیس ۲۵ روپے |
| **حبّ مفید النساء**<br>عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا<br>ایک ماہ خوراک پانچ روپے | قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق<br>**حبّ اٹھرا رجسٹرڈ**<br>مکمل کورس بیس ۲۰ روپے | **اولادِ نرینہ**<br>مجرّب دوا<br>فی کورس پچیس ۲۵ روپے |
| **حبّ مسان**<br>سوکھے کی مجرّب دوا<br>فی شیشی پانچ روپے | **ہمارا اصول**<br>● صاف ستھرے اجزاء ● دیانت دارانہ دواسازی<br>● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ<br>— اور —<br>اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں | **تریاقِ خاص**<br>نوجوانوں کی صحت کا نگہبان<br>دس روپے |
| **شہزادین**<br>خرابی بلغم، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے | | **معین الصحت**<br>تلی، جگر، خرابی بلغم اور یرقان کا علاج سولہ دن کی خوراک دس روپے |
| **تسہیل ولادت**<br>پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا۔ تین روپے | **مقوّی دماغ گولیاں**<br>ذہنی کام کرنیوالوں کی بہترین معاون فی شیشی پانچ روپے | **مقوّی دانت منجن**<br>دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے۔ فی شیشی ایک روپیہ |

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۴۳

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون ۶۳۸ ❖ ٹنڈو محمد خان



رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے نئے ماڈل کے

# چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراطِ حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں


دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل)

کاجل نورِ بصر

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کی ضامن شہرۂ آفاق

ادویہ کا مرکز

(رجسٹرڈ)

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ

نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں ضمناً فرمایا:-

"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں۔" (الفضل ۲۴/۷/۵۶)

سونے کی گولیاں ۳۰/-

زوجامِ عشق قیمت ایک ماہ ۲۵/-

فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہو گی۔

مینجر طبیہ عجائب گھر

ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

زوجامِ عشق

طاقت کی مشہور دوا

مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ

قیمت مکمل کورس ۳۰ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

کحلِ نور

آنکھوں کی صحت و خوبصورتی کیلئے لاثانی تحفہ

ہمیشہ اپنے گھروں میں استعمال کریں!

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

## ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات

معیاری مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں

۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰-۱۰۰۰۰ اور ایک لاکھ (CM)

طاقت تک۔ ملک شوگر۔ گولیاں ٹکیاں خالی شیشیاں اور ہومیوپیتھک و بائیوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر ہم سے خرید فرماویں۔ مفید دواؤں کا لٹریچر مفت۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۹۰۶ / ۹۰۷

## شفائے اپھارہ

جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب کرنیوالی حیرت انگیز دوا زمیندار دوست گارنٹی سے کام کرنیوالی اس مجرب دوا کے پیکٹ ہر وقت اپنے پاس رکھیں۔ قیمت ۵/- درجن ۶/- دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت +

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی نایاب دوا "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے۔ اس سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ غذا جزوِ بدن بننے لگتی ہے۔ دل، دماغ، پھیپھڑے، گردہ، مثانہ کو طاقت دینے اور بکثرت خون پیدا کرنے میں اکسیر ہے۔ قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰-

منگوانے کا پتہ:- شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

زیور کی خرید و فروخت

اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے

محمود گولڈ سمتھ

ربوہ۔ فون نمبر ۶۸۱

پر تشریف لائیں

## قاعدہ یسرنا القرآن

مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبولِ خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ قاعدہ خورد ۵۰ پیسے۔ تاجروں کیلئے معقول کمیشن

ملنے کا پتہ مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

سہراب

پاکستان کا پہلا اور واحد سائیکل

پاکستان کا نمبر 1 سائیکل سہراب

AIM SOH2U73

## دیدہ زیب ملبوسات

ہماری دکان پر ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا مثلاً فلیٹ کریپ، ولی کریپ، ٹالسٹر کریپ، K.T ٹائرون، آئرش ٹائرون، مختلف رنگوں میں یونیورسل کاٹن، پلین و پرنٹ کیمرک، لان، وائل پرنٹ دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کے لئے تشریف لائیے۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔

خواجہ عبد المومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۱۷

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبد السلام عبد المنان ناصر عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۵۰

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون نمبر ۶۴۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!